عِلم و عُلما کی شان

- دستار بندی اور رِدا پوشی کیا ہے؟ 07
- دستار بندی و رِدا پوشی کے مقاصد 09
- امر بالمعروف میں خواتین کا کردار 11
- علما کی فضیلت 26
- بیانِ حدیث کا جذبہ 34
- دعائے سرکار کا حقدار 36
- فقدانِ علم کا نقصان 42

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

علم و علما کی شان [1]

درود شریف کی فضیلت

مشہور محدث حضرت سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ایک دوست کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ اس نے جواب دیا: مجھے بخش دیا گیا۔ میں نے کہا: کس وجہ سے ؟ اُس نے کہا: میں حدیث لکھا کرتا تھا اور جب بھی نبی اکرم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام آتا تو طلب ثواب کی خاطر "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" لکھ دیا کرتا تھا اسی وجہ سے بخش دیا گیا۔ [2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... مبلغ دعوتِ اسلامی و نگران مرکزی مجلسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے یہ بیان یکم ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۳ھ بمطابق 17 اکتوبر 2012ء کو جامعۃ المدینہ للبنات سے سند فراغت حاصل کرنے والی اسلامی بہنوں کی رداپوشی کے موقع پر دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، بابُ المدینہ (کراچی) میں فرمایا۔ ضروری ترمیم و اضافے کے بعد ۱۰ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ بمطابق 14 دسمبر 2013ء کو تحریری صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (شعبہ رسائل دعوتِ اسلامی مجلس المدینۃ العلمیہ)

2... القول البدیع، الصلاۃ علیہ عند کتابۃ اسمہ الشریف، ص ۴۶۳

دین دار عورت کی اہمیت

کوفہ کے ایک عظیم بزرگ حضرت سَیِّدُنا ابو محمد سُفْیان بِنْ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللهِ تعالٰی علیہ سے ایک شخص نے اپنی زوجہ کے مُتَعَلِّق عرض کی: اے ابو محمد! میری بیوی ہر وقت میری بے عزّتی کے درپے رہتی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تعالٰی علیہ سر جھکا کر کچھ سوچنے لگے پھر بولے: کیا تو نے اس سے نکاح اس لئے کیا تھا کہ تیری عزّت میں اضافہ ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: (نکاح کے ذریعے) جو شخص حُصولِ عزّت چاہتا ہے اسے ذِلّت میں مبتلا کر دیا جاتا ہے، جو شخص حُصُولِ مال کا خُواہش مند ہو اُسے فقر میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اور جو شخص دین کا ارادہ رکھتا ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے دین کے ساتھ ساتھ عزت اور مال بھی جمع فرما دیتا ہے۔[1] پھر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تعالٰی علیہ اپنی آپ بیتی بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے: ہم چار بھائی تھے، محمد، عمران ابراہیم اور میں خود۔ محمد نے جب شادی کا ارادہ کیا تو حسب و نسب میں رغبت کے سبب اُس نے ایسی عورت سے شادی کی جو خاندان میں اس سے بڑھ کر تھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کو ذِلّت میں مبتلا کر دیا۔ عمران نے مال کی رغبت میں ایسی عورت کا اِنْتخاب کیا جو اس سے زیادہ مالدار تھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے فقر و تنگدستی میں مبتلا کر دیا۔ میں ان دونوں کے معاملے میں حیران و پریشان ہو کر رہ گیا۔ میرے پاس معمر بن راشد رَحْمَۃُ اللهِ تعالٰی علیہ تشریف لائے تو میں

1... حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینۃ، ۷/ ۳۴۰

نے انہیں اپنے بھائیوں کا قصہ بیان کیا اور ان سے اس کے بارے میں مشورہ لیا تو انہوں نے مجھے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جعدہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اور اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی احادیث بیان کیں۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جعدہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے روایت ہے کہ نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: چار وجوہات کی بنا پر عورت سے شادی کی جاتی ہے۔ دین، حسب نسب، مال اور خوبصورتی لیکن تم دین والی عورت کو ترجیح دینا۔[1] حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: برکت کے اعتبار سے سب سے عظیم عورت وہ ہے جس (سے نکاح) میں بوجھ کم ہو۔[2]

حضرتِ سُفْیَان بِنْ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث پر عمل کرنے کی غرض سے اپنے لیے دین اور بوجھ کی کمی کو اختیار کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دین کے ساتھ ساتھ میرے لیے عزّت ومال بھی جمع کر دیا۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! نکاح جو کہ انسانی زندگی کے معاملات

1... جمع الجوامع، حرف التاء المثناة، ۴/ ۱۱۷، حدیث: ۱۰۶۳۴

2... مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۴۷۸، حدیث: ۲۵۱۷۳

3... حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینۃ، ۷/ ۳۴۰

میں سے ایک اہم ترین معاملہ ہونے کے علاوہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک سُنّت بھی ہے اس کے لئے حدیثِ پاک میں دین والی عورت کو ترجیح دینے کا حکم ارشاد ہوا لہٰذا شادی اور اس کے بعد کے معاملات میں شادمانیوں اور کامیابیوں کے حُصُول کے لئے قرآن و حدیث پر عمل کرنا اور دین کے معاملے کو فوقیت دینا ہی مُفید ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا سُفْیَان بِنْ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے دونوں حدیثوں کو پیشِ نظر رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُنہیں دین کے ساتھ ساتھ عزّت اور مال بھی عطا فرما دیا۔

بد قسمتی سے آج کل ہمارے معاشرے کا اچھا خاصا طبقہ دین سے تعلق رکھنے والی اسلامی بہنوں یا اسلامی بھائیوں کو پسند نہیں کرتا۔ اے کاش! ہم سب مل کر ایک ایسا معاشرہ بنانے میں کامیاب ہو جائیں جس میں والدین اپنے لڑکے کی شادی کے لیے عِلْمِ دین سے آراستہ اور دین کے معاملے میں مُعاون لڑکی ہی کے انتخاب کو مطمحِ نظر (مقصدِ اصلی) بنائیں، نیکی، پرہیز گاری اور پردے کے معاملے میں انتہائی محتاط لڑکی ہی نکاح کے قابل سمجھی جائے۔ اسی طرح لڑکی کے والدین بھی ایسا لڑکا تلاش کریں جو سنتوں کا پیکر اور با عمل عاشقِ رسول ہو۔ جب میاں بیوی اس قدر نیک و پارسا اور دین کا عِلْم رکھنے والے ہونگے تو نہ صرف خود دُنیوی، اُخروی، مُعاشرتی اور اَزْدِواجی پریشانیوں سے محفوظ رہیں گے بلکہ ان کی اولاد بھی نیک و پرہیز گار ہو گی اور

یوں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے معاشرے میں ہر طرف سنتوں کی بہار آجائے گی۔ مگر افسوس! صد افسوس! آج کے اس پُر فتن دور میں دانستہ و نادانستہ طور پر مختلف طریقوں سے مسلمانوں کو دین سے دور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، عصری علوم کے نام پر دنیاوی تعلیمی اداروں کی حوصلہ افزائی اور دینی تعلیمی اداروں کی حوصلہ شکنی بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس قدر حوصلہ شکنی و مخالفت اور علم دین سیکھنے سکھانے کے لیے مناسب انتظامات نہ ہونے کے باوجود دنیا بھر میں لاکھوں مسلمانوں کا علمِ دین کی طرف رجحان بڑھتا جارہا ہے، یہ سلسلہ پہلے کبھی رُکا ہے نہ ہی آیندہ کبھی رُکے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

جامعۃ المدینہ کا آغاز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک سینکڑوں جامعات المدینہ کا قیام بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ پندرھویں صدی کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی علم دوستی اور اشاعتِ علمِ دین کی تڑپ کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام جامعۃ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے علاقے مدرسۃ المدینہ گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) کی دوسری منزل میں

کھولی گئی۔ جہاں تین اساتذۂ کرام نے اسلامی بھائیوں کو عالم کورس (درسِ نظامی) پڑھانا شروع کیا۔ اس جامعہ کو قائم ہوئے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ جامعہ کی عمارت علم کے پیاسے اسلامی بھائیوں کی کثرت کی وجہ سے ناکافی ہوگئی۔ چنانچہ اس جامعۃُ المدینہ کو 1998ء میں گلستان جوہر جامع مسجد فیضانِ عثمان غنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پڑوس میں وسیع عمارت میں منتقل کردیا گیا۔ اسی دوران سبز مارکیٹ (شومارکیٹ) باب المدینہ کراچی میں بھی شام کے اوقات میں جامعۃُ المدینہ کا آغاز ہوچکا تھا۔ شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مُبلّغینِ دعوتِ اسلامی کی جانب سے حصولِ علمِ دین کی بھرپور ترغیب کے نتیجے میں جہاں لاکھوں عاشقانِ رسول، راہِ خدا میں سفر کرنے والے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بنے وہیں کثیر تعداد نے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ علمِ دین کے حصول کے لئے جامعۃُ المدینہ کا بھی رُخ کیا۔ یوں دنیا بھر بالخصوص پاکستان میں جامعۃُ المدینہ کی مزید شاخیں کھلتی چلی گئیں۔ تادمِ تحریر اسلامی بہنوں کے لئے بھی جامعۃُ المدینہ کی سینکڑوں شاخیں قائم ہوچکی ہیں۔ یقیناً موجودہ دور میں ان جامعات المدینہ کا قیام کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں کہ جن میں ہزاہا اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عالم وعالمہ کورس کررہے ہیں۔ صرف پاکستان میں تقریباً252 جامعات قائم ہیں جن میں کم وبیش 15 ہزار طلبہ وطالبات درسِ نظامی (عالم کورس) کی تعلیم حاصل کررہے ہیں اور سینکڑوں

اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جواہر علم سے اپنی جھولیاں بھر کر سندِ فراغت بھی پا چکے ہیں۔

دستار بندی اور رِداپوشی کیا ہے؟

علم انبیاء کی میراث ہے اور بلاشبہ اس نعمت سے سرفراز شخص سے زیادہ خوش قسمت کوئی نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ جب دینی اداروں سے علمی موتی حاصل کر کے ان خوش بخت اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے عملی میدان میں قدم رکھنے کا وقت آتا ہے تو انکی شان اجاگر کرنے کے لیے ایک مخصوص تقریب بنام تقریب دستار بندی / رداپوشی کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں ان کے سروں پر عزت و وقار کے تاج سجائے جاتے ہیں یعنی اسلامی بھائیوں کو عمامہ شریف اور اسلامی بہنوں کو رِدا (چادر) عطا کی جاتی ہے۔ عموماً اس خصوصی شرف سے نوازنے کیلئے کسی ذی مرتبہ بُزرگ ہستی کا انتخاب کیا جاتا ہے جیسا کہ تبلیغ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت جامعات المدینہ سے فارغ التحصیل ہونے والے مدنی اسلامی بھائیوں کے سروں پر شیخ طریقت امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مبارک ہاتھوں سے عمامہ شریف سجاتے ہیں۔

دستار بندی کوئی نئی بات نہیں

دستار بندی (یعنی عمامہ باندھنا) کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ

السَّلام کی سنت ہے اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین سے بھی ثابت ہے کہ وہ کسی کو اہم کام کی انجام دہی کے لیے روانہ کرتے تو اس کے سر پر تاج سجاتے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جہاد کی تیاری کرنے کا حکم دیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ عمامہ شریف پہن کر بارگاہِ ناز میں حاضر ہو گئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہاد پر روانہ کرنے سے پہلے نصیحتوں کے کچھ مدنی پھول عطا فرمانے کے بعد آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اپنے پاس بلایا اور اپنے سامنے بٹھا کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عمامہ کھولا، پھر خود اپنے دستِ اقدس سے سیاہ عمامہ باندھا۔[1]

حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس کرم نوازی کو اکثر یاد کرتے اور تحدیثِ نعمت کے طور پر اس کا ذکر بھی فرمایا کرتے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ "حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دستِ اقدس سے میرے سر پر عمامہ کا تاج سجایا اور (باندھتے ہوئے) اس کا شملہ میرے آگے اور پیچھے لٹکا دیا۔"[2]

1... کتاب المغازی، سریۃ امیرھا عبد الرحمن بن عوف...الخ، ۲/ ۵۶۰، ملتقطاً

2... ابو داود، کتاب اللباس، باب فی العمائم، ۴/ ۷۷، حدیث: ۴۰۷۹

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: آج کل فارغُ التحصیل طلبہ کے سروں پر علماء عمامے لپیٹتے ہیں جسے رسمِ دستار بندی کہا جاتا ہے۔ اس کی اصل یہ حدیث ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دستار بندی ورِداپوشی کے مقاصد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر کام بامقصد ہونا چاہیے کہ بے مقصد کام بے وقعت ہوتا ہے چنانچہ اسلامی بھائیوں کی دستار بندی ہو یا اسلامی بہنوں کی رِداپوشی، اس کا اہتمام بھی بلا مقصد نہیں۔ آیئے اس کے تین بنیادی و اہم مقاصد پر نظر ڈالتے ہیں:

﴿1﴾ اظہارِ شرف

علمِ دین یقیناً بہت بڑی نعمت ہے اور اس کا سہرا اُنہی خوش نصیبوں کے سر سجتا ہے جنہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضلِ خاص سے نوازتا ہے جیسا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔[2] لہٰذا دستار بندی ورِداپوشی کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ علمِ دین کا جو شرف و اعزاز اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان فارغُ التحصیل اسلامی بھائیوں

1... مرآۃ المناجیح، ۶/۱۰۵

2... بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا... الخ، ۱/۴۳، حدیث: ۷۱

اور اسلامی بہنوں کو عطا فرمایا ہے دوسروں پر اس کا اظہار ہو جائے۔

﴿2﴾ علمِ دین کی رغبت

دوسرا مقصد یہ ہے کہ دستار بندی و رِداپوشی کے عظیم الشان سنتوں بھرے اجتماع میں اہلِ علم کے شرف و اعزاز کو دیکھ کر جو اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں علمِ دین سے دُور ہیں انہیں حُصُولِ علم کی رغبت ملے اور جو پہلے سے شاہراہِ علم پر گامزن ہیں اُن کے جذبے میں خاطر خواہ اضافہ ہو۔

﴿3﴾ حوصلہ افزائی

تیسرا مقصد فارِغُ التحصیل اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی حوصلہ افزائی ہے۔ چونکہ دین کی خدمت کرنے، نیکی کی دعوت دینے، برائی سے روکنے، مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے اور انہیں جہالت کی پُر آشوب راہوں سے بچا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت و معرفت کے راستے پر چلانے جیسے عظیم کاموں کی ذمہ داری اہلِ علم کے کندھوں پر دوسروں سے کہیں زیادہ ہوتی ہے اس لئے جب کوئی بزرگ شخصیت انہیں دستار بندی یا رِداپوشی کے شرف سے نوازتی ہے تو اس کا مقصد محض ایک ”رسم“ ادا کرنا ہی نہیں ہوتا بلکہ سندِ فراغت حاصل کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو خدمتِ دین اور خیر خواہیِ مُسلمین کی بڑی بڑی ذمہ داریاں سپرد کرتے ہوئے ان کا حوصلہ بڑھانا بھی ہوتا ہے تاکہ وہ ان عظیم الشان ذمہ داریوں کی انجام دہی میں

کہیں تھک کر بیٹھ نہ جائیں۔

امر بالمعروف میں خواتین کا کردار

موجودہ حالات میں اخلاقی قدروں کی پامالی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ نیکیاں کرنا بے حد دُشوار اور اِرتکابِ گناہ بہت آسان ہو چکا ہے ایسے حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ مرد تو مرد عورت بھی شریعت کے مطابق پردے کی پابندی کرتے ہوئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر (نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے) کی ذمہ داری کو انتہائی جانفشانی کے ساتھ ادا کرے اور اپنے گرد و پیش کے ماحول کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک رکھے، خود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرماں برداری کرے اور اپنے ماں، باپ، بہن، بھائی اور اولاد کو بھی سنتوں کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہے۔ نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کے معاملے میں بعض صورتوں میں اسلامی بہنوں کے بنیادی کردار کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ

اولاد سے قربت

اس میں کوئی شک نہیں کہ باپ کی بہ نسبت ماں اولاد کے ساتھ زیادہ وقت گزارتی ہے۔ باپ عام طور پر طلب رزق اور دیگر معاملات میں مصروف رہنے کی وجہ سے گھر سے باہر رہتا ہے، جبکہ اسلامی بہنوں کا تو اصل ٹھکانا ہی گھر کی چار دیواری ہے

لہٰذا نیکی کی دعوت دینے میں دلچسپی کی صورت میں اسلامی بہنوں کو اسلامی بھائیوں کے مقابلے میں اولاد کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے بہت زیادہ مواقع حاصل ہوتے ہیں۔

ماں کی طرف قلبی لگاؤ

اولاد کا ماں سے قلبی لگاؤ بھی کسی سے ڈھکا چھپا نہیں جیسا کہ عام مشاہدہ ہے جب بچے بلا جھجک اپنے دل کی باتیں ماں سے کرتے ہیں تو ماں ان کی باتیں سنتی اور بطورِ شفقت مانتی ہے **نتیجۃً** بچے اس سے مانوس ہو کر اس کے حکم کی خلاف ورزی سے گریز کرتے ہیں۔ بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچے کی بے جا ضد سے پیچھا چھڑانے، روتے بچے کو خاموش کرانے یا کوئی بات سمجھانے اور منوانے میں جہاں باپ کو کافی جتن کرنے پڑیں وہاں ماں کی ذرا سی مداخلت و شفقت وہ کام کر جاتی ہے جو باپ کا رُعب و دَبْدَبہ بھی نہیں کر پاتا، ایسی صورت میں جب ماں اسلامی طرز پر اپنے لختِ جگر کی تربیت ور ہنمائی پر توجہ دے گی تو یقیناً بچپن ہی سے اس کا ننھا ذہن اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرماں برداری کے لئے آمادہ ہو جائے گا۔

اولاد کی اچھے خُطوط پر تربیت اور شوہر کی خدمت تو ویسے بھی ایک عورت کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے

مُتَعَلِّق پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے، اس سے اس کی رعایا کے مُتَعَلِّق پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے اہل وعَیال کا نگران ہے اس سے اس کے اہل وعیال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔(1)

غرض اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے میں اسلامی بہنوں کا بھی وافر حصہ شامل ہے، ایسے بے شمار ایمان افروز واقعات اسلامی تاریخ کا حصہ ہیں جو ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے روپ میں عورت کے کردار کی کلیدی حیثیت کو اُجاگر کرتے ہیں، آیئے ان میں سے چند واقعات پر نظر ڈالتے ہیں۔

بحیثیتِ ماں عورت کا کردار

اُسْدُ الْغَابَۃ جلد 7 صفحہ 100 پر ہے: جنگ قادسیہ (جو امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دور خلافت میں لڑی گئی تھی) میں حضرت سیّدَتُنا خَنْسَاء رضی اللہ تعالٰی عنہا چاروں شہزادوں سمیت شریک ہوئی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے جنگ سے ایک روز قبل اپنے چاروں شہزادوں کو اس طرح نصیحت فرمائی: میرے پیارے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے اور اپنی ہی خوشی سے تم نے ہجرت کی،

1… بخاری، کتاب العتق، باب کراھیۃ التطاول…. الخ، ۲/۱۵۹، حدیث: ۲۵۵۴

اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو، میں نے تمہارے نسب کو خراب نہیں کیا، تمہیں معلوم ہے کہ اللہ غفّار عَزَّوَجَلَّ نے کفّار سے مقابلہ کرنے میں مجاہدین کے لئے عظیم الشّان ثواب رکھا ہے۔ یاد رکھو! آخرت کی باقی رہنے والی زندگی دنیا کی فنا ہونے والی زندگی سے بدرجہا بہتر ہے۔ سنو! سنو! قراٰن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۟ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، اس امید پر کہ کامیاب ہو۔

(پ ۴، اٰل عمران: ۲۰۰)

صبح کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ جنگ میں شرکت کرو اور دشمنوں کے مقابلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرتے ہوئے آگے بڑھو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی زور پر آگئی اور اس کے شعلے بھڑکنے لگے ہیں تو اس شعلہ زن آگ میں کود جانا، کافروں کے سردار کا مقابلہ کرنا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عزّت واکرام کے ساتھ جنّت میں رہو گے۔

جنگ میں حضرت سیِّدَتُنا خَنْساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چاروں شہزادوں نے بڑھ چڑھ کر کفّار کا مقابلہ کیا اور یکے بعد دیگرے جام شہادت نوش کر گئے۔ جب ان کی والدۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی شہادت کی خبر پہنچی تو انہوں نے بجائے واویلا مچانے

کے کہا: اس پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے مجھے چار شہید بیٹوں کی ماں بننے کا شرف عطا فرمایا۔ مجھے اللہ ربّ العزّت کی رحمت سے امید ہے کہ میں بھی ان چاروں شہیدوں کے ساتھ جنت میں رہوں گی۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ماں کی حیثیت میں عورت کا کردار ملاحظہ فرمایا کہ حضرتِ خنساء رضی اللہ تعالٰی عنہا نے راہِ خدا میں بھیجنے سے پہلے اپنے بیٹوں کی کتنی پیاری تربیت کی نیز جب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے چاروں شہزادے مرتبۂ شہادت پر فائز ہو گئے تو واویلا مچاتے ہوئے آسمان سر پر اُٹھانے کے بجائے نہ صرف صبر و شکیبائی کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا بلکہ شہید بیٹوں کی ماں ہونے پر شکرِ الٰہی بجالائیں اے کاش ہماری اسلامی بہنیں ان کے اس طرزِ عمل کو اپنے لئے نمونہ بنائیں۔

بحیثیتِ زوجہ عورت کا کردار

فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکۃ المکرمہ میں داخل ہوئے تو ابو جہل کے بیٹے عکرمہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) نے کہا کہ میں ایسی سرزمین میں نہیں رہوں گا جہاں مجھے اپنے باپ کے قاتلوں کو دیکھنا پڑے۔

1... اسد الغابۃ فی معرفۃ الصّحابۃ، ۷ / ۱۰۰

چنانچہ اپنے سسرال پہنچے اور بیوی امِّ حکیم کو رختِ سفر باندھنے کی ہدایت کی۔ اس نے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا، اے قریش کے نوجوانوں کے سردار! تم کہاں جارہے ہو، تم ایسی جگہ جارہے ہو جہاں تمہاری کوئی پہچان نہیں۔ لیکن حضرتِ عکرمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا امِّ حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قبولِ اسلام کے بعد سرورِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عکرمہ آپ سے بھاگ کر یمن جارہا ہے کیونکہ وہ ڈرتا ہے کہ کہیں آپ اسے قتل نہ کر ڈالیں، آپ اسے امان دے دیجئے۔ یہ سن کر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امان عطا فرمادی۔ پھر حضرتِ سیِّدَتُنا امِ حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شوہر کی تلاش میں نکلیں اور انہیں تہامہ کے ساحل پر جالیا اور انہیں سمجھانے لگیں، اے چچا کے بیٹے! میں تمہارے پاس لوگوں میں سے سب سے افضل، نیک اور بہترین ہستی (یعنی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی طرف سے آئی ہوں، تم خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تمہارے لئے امان طلب کرلی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے پوچھا، کیا تم نے واقعی ایسا کیا ہے؟ حضرتِ امِّ حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا، ہاں! میں نے ان سے عرض کی تو انہوں نے امان دے دی۔ یہ سن کر حضرتِ عکرمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرتِ امِّ حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ لوٹ آئے۔ جب حضرتِ عکرمہ (رضی اللہ تعالیٰ

عنہ) سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئے تو آپ کو دیکھ کر رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت خوش ہوئے۔ آپ (رضی اللہ تعالی عنہ) نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کھڑے ہوگئے اور ساتھ ہی حضرتِ امّ حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی نقاب ڈالے موجود تھیں۔ حضرتِ عکرمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بولے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور رسول ہیں۔ اور سب حاضرین کو اپنے مسلمان ہونے پر گواہ بنالیا۔ اس کے بعد سرکارِ مدینۃ المنورہ سلطان مکۃ المکرمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سابقہ کوتاہیوں کی معافی طلب کی۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں آپ نے حضرتِ سیّدتُنا امّ حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صورت میں بحیثیتِ زوجہ ایک عورت کا کردار ملاحظہ فرمایا کہ انہوں نے اسلام آوری کے بعد انفرادی کوشش کے ذریعے اپنے شوہر کو بھی کفر کے ریگستان سے نکال کر اسلام کے شجرِ سایہ دار تلے لاکھڑا کیا(2) اسلامی بہنوں کو

1... کتاب التوابین، ص ۱۲۳، ملتقطاً

2... کافرہ اگر اسلام لائے اور شوہر والی ہو تو کیا کرے؟ اس بارے میں سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں: تین حیض تک انتظار کرے اگر اس کے اندر شوہر اِسلام لے آیا، یہ اُس کے نکاح میں ہے ورنہ دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے۔ (ملفوظات، ص:۴۱۷)

چاہئے کہ ان کے واقعے سے درس حاصل کریں اور حکمتِ عملی اختیار کرتے ہوئے اپنے بچوں کے ابو کو نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے میں کسی صورت غفلت سے کام نہ لیں۔

بحیثیت بیٹی عورت کا کردار

حضرت سیدنا اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت مدینہ منورہ کا دورہ فرماتے (تاکہ اگر کسی کو کوئی حاجت ہو تو اسے پورا کریں) ایک رات میں بھی ان کے ساتھ تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلتے چلتے اچانک ایک گھر کے پاس رک گئے، اندر سے ایک عورت کی آواز آرہی تھی: بیٹی دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دو۔ لڑکی یہ سن کر بولی: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اعلان کروایا ہے کہ کوئی بھی دودھ میں پانی نہ ملائے۔ ماں کہنے لگی: بیٹی! حضرت سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت تمہیں دیکھ تھوڑی رہے ہیں جاؤ اور دودھ میں پانی ملا دو۔ لڑکی نے کہا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ہرگز ایسا نہیں کرسکتی کہ ان کی موجودگی میں تو ان کا حکم بجالاؤں اور ان کی غیر موجودگی میں حکم عدولی کروں۔

حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ماں بیٹی کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو سن لی تھی۔ جب صبح ہوئی تو مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے اسلم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! اس گھر کی طرف جاؤ اور معلوم کرو کہ یہاں کون کون رہتا

ہے؟اور یہ بھی معلوم کرو کہ وہ لڑکی شادی شدہ ہے یا کنواری؟

حضرت سَیِّدُنا اسلم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں اس گھر کی طرف گیا اور ان کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ اس گھر میں ایک بیوہ عورت اور اس کی بیٹی رہتی ہے، اور اس کی بیٹی کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس لڑکی کو اپنے بیٹے سے شادی کے لئے پیغام بھیجا جو اس نے بخوشی قبول کر لیا۔ اس طرح حضرت عاصم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شادی اس لڑکی سے ہو گئی اور پھر ان کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس سے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت ہوئی۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے بیٹی کی حیثیت میں ایک عورت کا کردار ملاحظہ فرمایا کہ ماں کے اصرار کے باوجود وہ لڑکی نہ صرف خود ملاوٹ اور دھوکہ دہی جیسے قبیح فعل سے باز رہی بلکہ نہایت احسن انداز میں انفرادی کوشش کرتے ہوئے اپنی والدہ کو بھی خوفِ خدا اور اطاعتِ امیر کا ذہن دیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اگر والدین کسی خلافِ شرع کام کا حکم دیں تو ان کی اطاعت کرنے کے بجائے نرم انداز میں خوش اسلوبی سے انہیں حکمِ شریعت سے آگاہ کرتے ہوئے اس کام کے بجالانے سے معذرت کر لیں کیونکہ نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1...عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ عشرۃ، ص ۲۸ مفہوماً

نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بحیثیت بہن عورت کا کردار

اسلام آوری سے قبل امیرُالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جب عبداللہ بن نُعَیم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زبانی معلوم ہوا کہ میرے بہن بہنوئی دونوں مسلمان ہوگئے ہیں۔ ان کو غیظ (یعنی سخت غصہ) آیا سیدھے بہن کے مکان پر گئے دروازہ بند پایا اندر سے پڑھنے کی آواز آرہی تھی ان کی بہن کو حضرت خباب رضی اللہ تعالٰی عنہ "سورۂ طٰہٰ شریف" سکھا رہے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے انہیں آواز دی۔ بہن نے صَحِیفَہ کو کسی گوشہ میں چھپا دیا۔ اور حضرت خباب (رضی اللہ تعالٰی عنہ) ایک کوٹھری میں چھپ گئے۔ دروازہ کھولا گیا آتے ہی بہن سے پوچھا: تو دین سے پھر گئی؟ صاف کہہ دیا میں نے سَچّا دِین اسلام قبول کیا۔ انہوں نے تلوار سے تو نہیں مارا مگر ہاتھ سے مارنا شروع کیا یہاں تک کہ خون بہنے لگا۔ جب آپ کی بہن نے دیکھا کہ چھوڑتے ہی نہیں تو کہا: اے عمر! تم مار ہی ڈالو مگر دینِ اِسلام ہم سے نہ چھوٹے گا۔ جب انہوں نے خون بہتا ہوا دیکھا غُصّہ فرو (یعنی کم) ہوا اپنی بہن کو چھوڑ دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ میں نے نئے کلام کی آواز سنی تھی وہ مجھے دکھاؤ۔ آپ کی بہن نے کہا: تم مشرک ہو اس کو چھو نہیں سکتے۔ انہوں نے زبردستی کرکے مانگ لیا،

1...مسند احمد، ۱/ ۲۷۸ حدیث: ۱۰۹۵

دو تین آیتیں پڑھیں فوراً ان کے مُنہ سے نکلا: ''وَاللّٰہِ مَا ھٰذَا کَلَامُ الْبَشَر'' (خدا کی قسم یہ کلام بشر کا نہیں) یہ سن کر حضرت خباب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فوراً کوٹھری سے نکل آئے اور کہا: اے عمر! تمہیں خوش خبری ہو کل ہی حُضُور اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (الٰہی اِسلام کو ابو جہل یا عمر کے ذریعہ سے عزت دے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کہ حضور کی دعا تمہارے حَق میں قبول ہوئی۔ انہوں نے فرمایا: حضور کہاں تشریف فرما ہیں؟ حضرت خباب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: دارِ اَرقم میں، انہوں نے کہا: مجھے لے چلو حضرت خباب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) درِ دولت پر لے کر حاضِر ہوئے۔ دروازہ کھلا یہ اندر گئے حضور اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہوگئے اور ان کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: عمر! کیا وہ وقت نہیں آیا کہ تو مسلمان ہو؟ فرماتے ہیں: مجھے یہ معلوم ہوا کہ ایک عَظِیْمُ الشّان پہاڑ میرے اوپر رکھ دیا گیا۔ یہ عظمت نبوت تھی فوراً عرض کیا: ''اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ'' یہ دیکھتے ہی مسلمانوں نے خوش ہو کر باآوازِ بلند تکبیریں کہیں جن سے پہاڑ گونج اُٹھے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے بہن کی حیثیت میں ایک عورت کا کردار ملاحظہ فرمایا کہ کس طرح حضرتِ سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن باطل کے

1... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۹۷ تا ۳۹۹ ملتقطاً

سامنے سرنگوں ہونے کے بجائے حق کے لئے ڈٹی رہیں اور ان کے پائے ثبات میں ذرا بھی جنبش نہ آئی بہن کی عملی طور پر انفرادی کوشش کی بدولت حضرتِ سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل موم ہو گیا اور یہی قبولِ اسلام کی طرف ان کی پہلی پیش رفت ثابت ہوئی۔

والدہ، ہمشیرہ، زوجہ اور بیٹی سے مُتَعَلِّق مذکورہ تمام واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ ہماری اسلاف خواتین کو بھی نیکی کی دعوت کا کس قدر جذبہ ہوا کرتا تھا کہ اولاد، بھائی، شوہر اور والدین کی خیر خواہی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتیں، اے کاش! ہر اسلامی بہن ان کے طرزِ عمل کو اختیار کرتے ہوئے اس بگڑے مُعاشرے کی بگڑی بنانے کے لئے کمربستہ ہو جائے، یاد رکھئے! نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا کوئی معمولی کام نہیں بلکہ یہ تو وہ عظیمُ الشّان کام ہے جو انبیاء و اولیاء کا منصب رہا ہے، اس کام کو انجام دینے والے کا زیورِ علم سے آراستہ ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ علمِ دین کے بغیر دوسروں کی راہنمائی تو کُجا خود اپنی عبادات کی دُرستی کے بھی لالے پڑ سکتے ہیں، لہٰذا اسلامی بھائیوں کی طرح اسلامی بہنوں کے لئے بھی علمِ دین حاصل کرنا اور بالخصوص عورتوں سے مُتَعَلِّق مسائل سیکھنا نہایت ضروری ہے اس ضمن میں تین روایات مُلاحظہ فرمایئے۔

1. حضرت سَیِّدُنا ابو سَعِید خُدرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت خاتَمُ

الْمُرسَلین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مرد حضرات آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کے ارشادات سن لیتے ہیں، آپ ہمیں بھی ایک دن عطا فرمادیں جس میں ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکام سکھائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم فلاں دن فلاں مقام پر جمع ہو جایا کرو۔ چنانچہ وہ عورتیں جمع ہو گئیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات میں سے کچھ سکھایا پھر فرمایا: تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیجے گی (جس کے تین نابالغ بچے فوت ہوں) وہ اس کے لئے آگ سے حجاب ہو جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا اور دو بچے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا اور دو بچے بھی۔[1]

2. حضرتِ سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ "تین شخص ایسے ہیں جن کے لئے دُگنا اجر ہے۔ (1) اہل کتاب میں سے وہ شخص جو اپنے نبی اور

1...بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب تعلیم النبی امتہ من الرجال والنساء...الخ، ۴/ ۵۱۰، حدیث ۷۳۱۰

حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دونوں پر ایمان لایا۔ (2) وہ غلام جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اپنے آقا کے حقوق ادا کئے۔ (3) وہ شخص جس کی ایک کنیز تھی اس نے اسے اچھی تربیت دی اور اچھی تعلیم دی پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کر لیا۔[1]

3. انصار میں سے ایک صحابیہ حضرتِ سیِّدَتُنا اَسْماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حیض (ماہواری) کے غُسل کے مُتَعَلِّق دریافت کیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا تفصیلی طریقہ ارشاد فرمایا، اس پر حضرتِ سیِّدَتُنا اُمُّ المومنین عائشہ صِدِّیْقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ لَمْ یَمْنَعْهُنَّ الْحَیَاءُ اَنْ یَتَفَقَّهْنَ فِی الدِّیْنِ انصار کی خواتین بھی کیا خوب ہیں کہ دین (کے احکام) سمجھنے میں شرم وجِھجک ان کے آڑے نہیں آتی۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ احادیثِ مُبارکہ میں خواتین کے علمِ دین سیکھنے کے مُتَعَلِّق دلیل وترغیب موجود ہے نیز یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ علمِ دین سیکھنے کے معاملے میں جِھجک نہیں ہونی چاہئے جیسا کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمُّ المومنین عائشہ صِدِّیْقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شرم وحیا کی پیکر ہونے کے باوجود انصاری خواتین کی تعریف اس انداز سے کی کہ انصار کی خواتین بھی کیا خوب ہیں کہ دین (کے احکام)

1... بخاری، کتاب العلم، باب تعلیم الرجل امته واهله، ۱/۵۲، حدیث: ۹۷

2... ابنِ ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب فی الحائض کیف تغتسل، ۱/۳۵۶، حدیث: ۶۴۲

سمجھنے میں شرم وجھجک ان کے آڑے نہیں آتی نیز امام بخاری رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے بخاری شریف میں عِلم میں حیا کے مُتَعَلِّق ایک باب باندھا اور اس کا آغاز اس قول سے کیا: لَا یَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحیٍ وَلَا مُسْتَکْبِرٌ یعنی (حُصُولِ علم میں) شرم کرنے والا اور تکبر کرنے والا علم حاصل نہیں کرسکتا۔(1)

واقعی جو شخص اس خیال سے سوال کرنے سے حیاء کرے کہ لوگ میرے بارے میں کیا سوچیں گے کہ اس کو اتنی سی بات بھی نہیں معلوم، اسی طرح جو اپنے آپ کو بہت بڑا عالم تصور کرتے ہوئے سوال کرنے کو اپنی شان کے خلاف سمجھے وہ علمِ نافع اور اس کی بَرَکتیں ہرگز ہرگز حاصل نہیں کرسکتا اور اس کے برعکس جو شخص علمِ دین سیکھنے سِکھانے میں حیاء نہ کرے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے علم و عمل کے میدان میں اتنا آگے نکل جاتا ہے کہ لوگ اس کی خاکِ پا کو بھی نہیں پہنچ پاتے۔

بلند مقام پر کیسے پہنچے؟

منقول ہے کہ کروڑوں حَنَفیّوں کے پیشوا، حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ اس بلند مقام پر کیسے پہنچے آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں کبھی بخل نہیں کیا اور جو مجھے نہیں آتا تھا اس میں دوسروں سے استفادہ کرنے سے میں

1... بخاری، کتاب العلم، باب الحیاء فی العلم، ۱/ ۶۸

کبھی نہیں رُکا۔[1]

لہٰذا جو خوش نصیب اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں فارغُ التحصیل ہوچکے ہیں اُن کو چاہئے کہ دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیتے ہوئے اُنہیں علم وعلما کے فضائل اور انکے مقام ومرتبے سے آگاہ کریں اور حُصولِ علمِ دین کی طرف راغب کریں، یقیناً مُعاشرے میں جس قدر علمِ دین کی شمعیں روشن ہوں گی اسی قدر جہالتوں کی ظلمتیں کافور ہوں گی اور جب جہالتیں کم ہونگی تو یقیناً گناہوں کے سیلاب کا زور ٹوٹے گا یوں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد ہمارا معاشرہ ایک حسین گلزار بن جائے گا۔ یاد رکھئے! ایسے نامساعد حالات میں لوگوں کے دلوں میں علمِ دین سیکھنے سکھانے کا جذبہ بیدار کرنے کا ایک ذریعہ قرآن وحدیث میں موجود علم وعلما کَثَّرَہُمُ اللّٰہ کے فضائل سے مُتَعَلِّق وہ ارشاداتِ عالیہ بھی ہیں جو امت کیلئے ایک عظیم رہنما کی حیثیت رکھتے ہیں۔

علما کی فضیلت

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَالْمَلٰٓىٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ (پ۳، آل عمران:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے۔

1... الدر المختار، المقدمة، ۱/۱۲۷

اس آیتِ کریمہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس بات کی گواہی دینے کے بعد کہ اس کے سِوا کوئی معبود نہیں، اپنی اس گواہی کے ساتھ ساتھ فرشتوں اور اہلِ علم کی گواہی کو ملایا ہے یقیناً اس میں اہلِ علم کی خصوصیتِ عظیمہ کا بیان ہے۔ اس کے علاوہ بھی قرآن پاک میں کئی مقامات پر علما کے فضائل بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے۔

وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَ مَا یَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں اور اِنہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے۔ (پ ۲۰، العنکبوت: ۴۳)

اسی طرح سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بکثرت احادیث مبارکہ میں بھی علم کے فضائل اور علما کی شان بیان کی گئی ہے آیئے اس ضمن میں 5 فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور جھومئے۔

1. حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''علم حاصل کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خشیت، اسے طلب کرنا عبادت، اس کا درس دینا تسبیح، اس میں بحث کرنا جہاد، بے علم کو علم سکھانا صدقہ اور اس کی اہلیت رکھنے والوں تک اسے پہنچانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرنا ہے۔ یہ تنہائی میں غمخوار، خلوت کا ساتھی، خوشی و غمی پر دلیل، دوستوں کے ہاں زینت، اجنبی

لوگوں کے ہاں قرابتدار اور راہِ جنت کا مینار ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے باعث قوموں کو بلندیوں سے نوازتا ہے اور انہیں نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایسا راہنما اور ہادی بنا دیتا ہے کہ ان کی پیروی کی جاتی ہے، ہر خیر و بھلائی کے کام میں ان سے راہنمائی لی جاتی ہے، ان کے نقشِ قدم پر چلا جاتا ہے، ان کے اعمال و افعال کی اقتدا کی جاتی ہے، ان کی رائے حرفِ آخر ہوتی ہے، فرشتے ان کی دوستی کو مرغوب جانتے ہیں اور انہیں اپنے پروں سے چھوتے ہیں، ہر خشک و تر شے یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں، کیڑے مکوڑے، خشکی کے درندے اور جانور، آسمان اور ستارے سب ان کی مغفرت چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ علم اندھے دلوں کی زندگی، تاریک آنکھوں کا نور اور کمزور بدنوں کی قوت ہے۔ بندہ اس کے سبب نیک لوگوں کے مراتب اور بلند درجات تک جا پہنچتا ہے۔ علم میں غور و فکر کرنا روزے رکھنے کے برابر اور اسے پڑھانا رات کے قیام کے مساوی ہے۔ علم کے ذریعے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت و فرمانبرداری ہوتی ہے، اسی سے توحید اور ورع و تقویٰ ملتا ہے، اسی کے سبب صلہ رحمی کی جاتی ہے، علم امام ہے اور عمل اس کا تابع۔ علم نیک بخت لوگوں کے دلوں میں ڈالا جاتا ہے جبکہ بدبختوں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔"[1]

2. جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ پر چلے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے جنت کا

---

1 ... جامع بیان العلم وفضلہ، باب جامع فی فضل العلم، ص ۷۷، حدیث: ۲۴۰، بتغیر

راستہ آسان کر دے گا۔[1]

3. جو شخص طلب علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔[2]

4. اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔[3]

5. علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں طلبِ علم ہر مسلمان کے لئے فرض قرار دیا گیا ہے، اس لئے یہ بات معلوم ہونا نہایت ضروری ہے کہ کونسا اور کس قسم کا علم سیکھنا ہر مسلمان کے لئے فرض ہے چنانچہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 826 صفحات پر مشتمل کتاب **قوتُ القُلوب** میں 11 اقوال ذکر کئے گئے ان کا مطالعہ نہایت مفید ہے آیئے اس کے چند اقتباسات مُلاحظہ کیجئے۔

1... مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن... الخ، ص ۱۴۴۷ حدیث: ۲۶۹۹

2... ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/ ۲۹۴، حدیث: ۲۶۵۶

3... بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیراً... الخ، ۱/ ۴۲، حدیث: ۷۱

4... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء... الخ، ۱/ ۱۴۶، حدیث: ۲۲۴

علمِ اِخلاص و آفاتِ نفس کی پہچان

علمائے شام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ اس حدیثِ پاک میں یہ بتایا گیا ہے کہ علمِ اِخلاص کا حاصل کرنا، نفس کی آفات اور وسوسوں کو پہچاننا، شیطان کے مکر و فریب اور دھوکے کو پہچاننا اور ان امور کو جاننا جو اعمال کی اصلاح و فساد کا باعث بنتے ہیں فرض ہے، اس اِعتبار سے کہ اَعمال میں اِخلاص کا ہونا فرض ہے اور اس اِعتبار سے بھی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے شیطان کی دشمنی سے آگاہ فرمایا پھر اس سے عداوت رکھنے کا حکم دیا۔

حلال کے متعلق علم حاصل کرنا

ملک شام کے عابدین و صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن فرماتے ہیں کہ اس حدیثِ پاک سے مراد حلال کے بارے علم حاصل کرنا ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کا حکم دیا ہے۔ تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ حرام کھانے والا فاسق ہے۔ جس کی وضاحت ایک حدیثِ پاک میں کچھ یوں ہے کہ سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”فرائض کی ادائیگی کے بعد حلال روزی تلاش کرنا فرض ہے۔“[1]

بقدرِ ضرورت حلال و حرام کے فرق کی پہچان

بعض سلف صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیثِ پاک سے

1... المعجم الکبیر، ۱۰/ ۷۴، حدیث: ۹۹۹۳

مراد یہ ہے کہ بندے پر علمِ توحید اور امر و نہی کے اصول کو بقدرِ ضرورت جاننا اور حلال وحرام کے درمیان فرق کرنا فرض ہے کیونکہ اس کے بعد کسی بھی علم کے حصول کا کوئی مقصد باقی نہیں رہتا اس لئے کہ تمام علوم کو معلوم ہونے کے اعتبار سے علم کہا جاتا ہے۔ نیز اس بات پر اجماع ہے کہ ضرورت سے زائد علم حاصل کرنا فرض نہیں۔ البتہ افضل یا مستحب ہے۔

خرید و فروخت اور نکاح و طلاق کا علم

کوفہ کے فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام اس حدیثِ پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سے خرید و فروخت اور نکاح و طلاق کا علم حاصل کرنا مراد ہے۔ کیونکہ جب کسی شخص کو ایسا کوئی معاملہ درپیش ہو تو اس پر اس کا علم حاصل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔

امیرُ المومنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه فرمایا کرتے کہ ہمارے اس بازار میں صرف وہی تجارت کر سکتا ہے جو (بیع و شرا کے) معاملات سمجھتا ہو، مگر سود خور کا داخلہ ممنوع ہے چاہے وہ اس بات کو پسند کرے یا نہ کرے۔[1]

ایک قول ہے کہ پہلے بیع و شرا کے احکام سیکھو پھر تجارت کرو۔

حضرت سیِّدُنا شیخ ابو طالب مکی عَلَیْهِ رَحمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک

1...ترمذی، ابواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلوة علی النبی صَلَّی اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلَّم، ص۱۶۹۲، حدیث: ۴۸۷

رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمانِ عالیشان "طلبِ علم فرض ہے" سے مراد اسلام کے بنیادی پانچ ارکان کا علم ہے۔ چونکہ ان ارکان پر عمل کرنا علم کے بغیر صحیح اور درست نہیں ہوسکتا، لہٰذا عمل سے پہلے علم ضروری ہے کیونکہ عمل کے فرض ہونے کی وجہ سے اس کا علم حاصل کرنا بھی فرض ہو جاتا ہے۔

ایک بار ایک اعرابی نے رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: "یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بتایئے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر کیا فرض کیا ہے؟" ایک روایت میں ہے، اس نے عرض کی: "ہمیں وہ احکام بتایئے جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے دے کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہمارے پاس بھیجا ہے۔" تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے شہادتین، پانچ نمازوں، زکوٰۃ، ماہِ رمضان المبارک کے روزوں اور بَیْتُ اللّٰہ شریف کے حج کے مُتَعَلِّق بتایا۔ اس نے پھر عرض کی: "کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی کچھ فرض ہے؟" ارشاد فرمایا: "نہیں! مگر یہ کہ تو نفلی عبادت کرے۔" تو عرض گزار ہوا: "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس پر کچھ زائد کروں گا نہ اس میں کچھ کمی کروں گا۔" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اگر یہ اپنی بات میں سچا ہو تو فلاح پا گیا اور جنت میں داخل ہو گا۔"[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1… قوتُ القلوب، الفصل الحادی و الثلاثون، ۱/۲۲۴–۲۲۷، ملتقطاً

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب ''غیبت کی تباہ کاریاں''صفحہ 5 پر تحریر فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"[1] یہاں اسکول کالج کی دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضروری دینی علم مُراد ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے بنیادی عقائد کا سیکھنا فرض ہے، اس کے بعد نَماز کے فرائض و شرائط و مفسدات، پھر رَمضانُ المبارَک کی تشریف آوری پر فرض ہونے کی صورت میں روزوں کے ضَروری مسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مسائل، اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے، نکاح کرنا چاہے تو اس کے، تاجر کو خرید و فروخت کے، نوکری کرنے والے کو نوکری کے، نوکر رکھنے والے کو اجارے کے، وعلیٰ ھٰذا القِیاس (یعنی اور اسی پر قیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقِل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ قلب (باطنی فرائض) یعنی فرائضِ قلبِیہ (باطنی فرائض) مَثَلاً عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطنی گناہ مَثَلاً تکبُّر، ریاکاری، حَسَد وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔[2]

1... اِبن ماجہ، ۱/۱۴۶، حدیث: ۲۲۴

2... تفصیل کیلئے دیکھئے فتاویٰ رضویہ ج۲۳ ص ۶۲۳، ۶۲۴

مُہلکات یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان وغیرہ کے بارے میں ضَروری معلومات حاصل کرنا بھی فرض ہے تاکہ ان گناہوں سے بچا جاسکے۔

وقت کا تقاضا!

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے دورِ جدید میں عصری علوم سے آراستہ لاتعداد لوگوں کی خواہش ہے کہ اُنہیں اور ان کی اولاد کو کسی طرح دین کے معاملے میں جہالت کی تاریکیوں سے نجات ملے اور علمِ دین کی روشنی نصیب ہو جائے، ضرورت تو اس بات کی ہے کہ اہلِ علم اسلامی بھائی اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آگے بڑھ کر لوگوں کی خیر خواہی کی ذمہ داری قبول کریں اور علم کی جو دولت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں عطا فرمائی ہے اس کے ذریعے قرآن وسنت کے مطابق لوگوں کی رہنمائی کر کے اپنے منصب کے پیشِ نظر حسبِ استطاعت علمِ دین کے پیاسوں کی پیاس بجھائیں۔ حضراتِ صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو علمِ دین کا اس قدر شغف ہوا کرتا تھا کہ وہ نفوسِ قُدسیہ اپنی زندگی کے آخری لمحات بھی حصولِ علم اور اشاعتِ علم میں گزارنے کے خواہشمند ہوا کرتے تھے اس بات کا اندازہ درجِ ذیل روایت سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

بیانِ حدیث کا جذبہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ذَرّ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی گدی کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے فرمایا: اگر تم اس پر تلوار رکھ دو پھر مجھے اس بات کا ذرا بھی گمان ہو کہ اپنی گردن ماری جانے سے پہلے پہلے میں نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہوا کوئی ایک کلمہ بھی بیان کر سکتا ہوں تو میں ضرور بیان کروں گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو علمِ دین پھیلانے اور حدیث بیان کرنے کا کس قدر شوق و جذبہ تھا، یقیناً یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت ہی کا نتیجہ تھا جو ان حضرات نے علمِ دین سیکھنے سکھانے کو مقصدِ حیات بنا رکھا تھا، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حصولِ علمِ دین کے مُتَعَلِّق صحابہ کرام کی کس قدر عظیمُ الشان تربیت فرمائی تھی اس کی ایک جھلک درج ذیل روایت میں ملاحظہ فرمائیے۔

حضرتِ سیدنا امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اپنی مایہ ناز تفسیر "تفسیر کبیر" میں زیرِ آیت وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔(پ۱، البقرۃ: ۳۱) نقل فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محوِ گفتگو تھے کہ آپ پر وحی آئی کہ اس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کی ایک ساعت (یعنی گھنٹہ بھر) باقی رہ گئی ہے۔ یہ وقت عصر کا تھا۔ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ بات اس صحابی کو بتائی تو انہوں نے مضطرب ہو کر التجاء کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1... بخاری، کتاب العلم، باب العلم قبل القول والعمل، ۱/ ۴۲

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو اس وقت میرے لئے سب سے بہتر ہو۔ تو آپ نے فرمایا: علمِ دین سیکھنے میں مشغول ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم سیکھنے میں مشغول ہو گئے اور مغرب سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اگر علم سے افضل کوئی شے ہوتی تو رسولِ مقبول صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس وقت اسی کا حکم ارشاد فرماتے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اے کاش! ہمیں بھی یہ جذبہ حاصل ہو جائے کہ ہم دینی مسائل اور سرکار صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث کو سیکھنے اور خوب خوب یاد کر کے اُسے دوسروں تک پہنچانے والے بن جائیں۔ جو خوش نصیب سرکار صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث یاد کرنے اور اُنہیں پھیلانے والے ہوں اُنہیں مبارک ہو کہ سرکار صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُنہیں اپنی دُعا سے نواز رہے ہیں۔

دعائے سرکار کا حقدار

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ فرحت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی اور اس کو یاد کیا حتی کہ اسے دوسروں تک پہنچایا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے جو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول

1... تفسیر کبیر، ۱/ ۴۱۰ملخصاً

2... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، ۴/ ۲۹۸، حدیث ۲۶۶۵

بندوں کی دُعاؤں کا آرزو مند ہے اُسے جھوم جانا چاہئے کہ مذکورہ حدیثِ پاک میں مقبولوں کے مقبول اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حدیثِ پاک سُن کر یاد کرنے اور اُسے دوسروں تک پہنچانے والے کو دعا دے رہے ہیں کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسے شخص کو تروتازہ رکھے" یقیناً ایک اُمّتی کے لئے یہ بڑی سعادت وخوش بختی کی بات ہے کہ خود سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے دُعاؤں سے نوازیں۔

محدثین کی شان

بعض علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے اس حدیثِ پاک کے تحت محدثینِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے ایسے واقعات بھی ذکر کئے ہیں کہ برسوں کے بعد جب ضرورۃ ان کی قبروں کو کھولا گیا تو اُن کے جسم ایسے تروتازہ تھے گویا آج ہی تدفین کی گئی ہو۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات شریف کے 230 سال کے بعد آپ کی قبر انور کے پہلو میں جب سید ابو جعفر بن ابو موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ کیلئے قبر کھودی گئی تو اتفاق سے آپ کی قبر کھل گئی۔ لوگوں نے دیکھا کہ 230 برس گزر جانے کے باوجود امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کفن صحیح وسالم اور بدن تروتازہ تھا۔ (1)

1... مرقاۃ، ترجمۃ الامام احمد بن حنبل، ج۱/۶۷

لہٰذا ہم میں سے جو بھی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس دُعا و فضیلت کے حُصول کا خواہشمند ہو اُسے چاہیے کہ سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی احادیث سیکھنے سکھانے کا شوق اپنے اندر پیدا کرے یقین جانئے اس میں دونوں جہان کی کامیابی ہے، اَور کچھ نہیں تو کم از کم یہی حدیث یاد کر کے اپنے دُوسرے اسلامی بھائیوں کو سُنا دیجئے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی اور اس کو یاد کیا حتی کہ اسے دوسروں تک پہنچایا"۔

اگر ہماری زبانی یہ حدیثِ مبارک سُن کر کسی کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ صلوۃ و سنت کی راہ پر گامزن ہو گیا اور علم دین سیکھنے سِکھانے والا بن گیا تو یقیناً یہ ہمارے لئے ثوابِ جاریہ ہو جائے گا اور یوں صرف ایک حدیثِ پاک دوسروں تک پہنچانے کی وجہ سے ہم ڈھیروں فضائل سے مالا مال ہو جائیں گے، علمِ دین حاصل کر کے دوسروں تک پہنچانے کے بارے میں 3 فرامینِ مصطفیٰ مُلاحظہ ہوں۔

1. پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ (1)
2. میری حدیث بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (2)
3. حجۃ الوداع کے موقع پر سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو آخری خُطبہ ارشاد فرمایا اس سے بھی علمِ دین اور رسولِ کریم صَلَّی

1... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ۲/ ۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

2... مسند ابی یعلی، مسند ابی سعید الخدری، ۱/ ۵۰۹، حدیث: ۱۲۰۴

اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے فرامین عام کرنے کی اہمیّت اُجاگر ہوتی ہے چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دین کے احکامات بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: جو لوگ موجود ہیں وہ (یہ احکامات) اُن لوگوں تک پہنچا دیں جو موجود نہیں۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! جب صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یہ ارشادات سنے تو انہوں نے تبلیغِ دینِ اسلام کی خاطر مختلف مقامات کے سفر اختیار کئے اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات کو دنیا بھر میں پھیلا دیا۔ اس کے بعد تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام بھی اسی مقصد کو لے کر آگے بڑھے اور انہوں نے اپنے بعد والوں تک دینِ اسلام کی تبلیغ اور سُنّتوں کا پرچار کیا۔

یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا حتی کہ امام بخاری، امام مسلم، امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک بن انس، امام احمد بن حنبل، امام شافعی، امام اوزاعی، سفیان ثوری اور ان کے علاوہ دیگر بڑے بڑے محدثین وفقہائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہم نے تبلیغِ اسلام ہی کے عظیم مقصد کے پیشِ نظر تفسیر وحدیث اور فقہ کیلئے خوب عرق ریزی سے کام کیا۔ چنانچہ ان نُفُوسِ قدسیہ میں سے کسی نے علمِ تفسیر میں مہارت حاصل کی تو کسی نے فنِ حدیث میں کمال حاصل کیا اور کوئی تو فقہ میں اپنا مثل نہیں رکھتا نیز اسی طرح ان

1... بخاری، کتاب المغازی، باب حجۃ الوداع، ۳/ ۱۴۱، حدیث: ۴۴۰۶

کے شاگردوں کی سیرت کا مُطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ بھی اپنے اساتذہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زبانی، قلمی اور عملی ہر لحاظ سے تبلیغِ دین میں مصروف رہے۔ انہیں حضرات میں ایک عظیم محدِّث حضرت سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بھی ہیں جنہوں نے احادیثِ مُبارکہ کی خُوب خُوب خدمت کی اور تاحیات علمی سرگرمیوں میں مگن رہے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی کامیاب زندگی میں آپ کے والد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی نصیحت کا بڑا عمل دخل تھا۔ چنانچہ

والد کی نصیحت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جب میں اپنی عمر کے پندرھویں سال کو پہنچا تو میرے والد نے مجھے بلایا اور (نصیحت کے مدنی پھول لُٹاتے ہوئے) کچھ یوں وصیّت فرمائی:

1. اے سُفیان! بلاشبہ کم سنی کے قوانین وضوابط تم سے منقطع ہوگئے۔ لہٰذا بھلائی کے امور محفوظ کرلو، تمہارا شمار اہلِ خیر میں ہونے لگے گا۔
2. اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں جو تمہیں دھوکے میں مبتلا کرنا چاہے اس سے دھوکا نہ کھانا کہ وہ تمہاری مدح وستائش (تعریف) اس بات کے خلاف کرے جو تمہارے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے کیونکہ باہمی رضامندی کے وقت تو ہر کوئی تعریفیں کرتا ہے مگر جب کوئی ناراضی ہو تو وہی آدمی برائیاں کرنے پر اُتر آتا ہے۔
3. بری صحبتوں کے بجائے خَلوت پسندی (اکیلے رہنے) کی عادت ڈالو۔

4. تمہارے بارے میں میرا جو حسنِ ظن ہے اسے بدگمانی میں تبدیل نہ ہونے دینا۔

5. اہلِ علم کی صحبت میں وہی شخص سعادت مند ہے جو ان کی اطاعت و فرماں برداری کرے۔(1)

نصیحت پر عمل

حضرت سَیِّدُنا سُفْیَان بِنْ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے والد محترم کی اس نصیحت کو اپنی تَوَجُّہ کا مرکز بنالیا، میرا رُجحان اسی کی طرف رہتا ہے میں اس سے رُوگردانی نہیں کرتا۔(2)

نیکی و تقویٰ پر مدد

حضرتِ مُحسین بِنْ زِیَاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا سُفْیَان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان کے مُتَعَلِّق پوچھا گیا: وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى۔ ترجمہ کنز الایمان: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ تو جواب میں ارشاد فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ تو خود نیکی کرے، اس کی طرف لوگوں کو دعوت دے، اس معاملہ میں دوسروں کی مدد کرے اور ان کی راہنمائی کرے۔(3)

1... صفة الصفوة، ذكر المصطفين من طبقات أهل مكة.... الخ، ومن الطبقة الخامسة، الجزء الثانی ١/ ١٥٤

2... صفة الصفوة، ذكر المصطفين من طبقات أهل مكة.... الخ، ومن الطبقة الخامسة، الجزء الثانی ١/ ١٥٥

3... حلية الاولياء، سفيان بن عيينة، ٧/ ٣٣٤

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح حضرت سیدنا سُفْیَان بِنْ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنی زندگی علمِ دین حاصل کرنے اور اسے پھیلانے کے لئے وقف کر رکھی تھی اسی طرح ہمیں بھی علمِ دین عام کرتے رہنا چاہئے بلاشبہ یہ وہ عمل ہے جو نہ صرف زندگی میں بلکہ مرنے کے بعد بھی فائدہ دیتا ہے۔

مرنے کے بعد فائدہ دینے والے اعمال

حدیث پاک میں ہے: جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، سوائے تین کے، صدقہ جاریہ، ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔(1)

بعض اہلِ علم کا قول ہے کہ یہ تینوں صفات صرف ایسے عالم میں جمع ہو سکتی ہیں جو اپنا علم خرچ کرنے والا اور پھیلانے والا ہو۔(2)

فقدانِ علم کا نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صدقہ جاریہ، نیک اولاد اور اشاعتِ علمِ دین ایسے اعمال ہیں کہ مرنے کے بعد بھی اس کے کرنے والے کو اس کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ لہٰذا علمِ دین پھیلانے کے معاملے میں حریص ہو جایئے اور علم کے ذریعے اپنے گرد و پیش میں ہونے والی برائیوں کو دَم بدَم ختم کرنے کے لئے

1... مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ، ص ۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱

2... حلیۃ طالب العلم، الفصل السادس التحلی بالعمل، زکاۃ العلم، ۱/ ۳۶ المکتبۃ الشاملۃ

کوشاں رہئے۔ یقیناً فی زمانہ برائیوں میں سب سے بڑی برائی جہالت ہے جو کہ ہمارے معاشرے میں پائے جانے والے ناسوروں میں سرفہرست ہے گھر بار کا معاملہ ہو یا کاروبار کا، دوست احباب کا معاملہ ہو یا رشتے دار کا، نکاح کا معاملہ ہو یا اولاد کی تربیت کا، انفرادی طور پر ہو یا اجتماعی طور پر غرض کیا حقوقُ اللہ اور کیا حقوقُ العباد، زندگی کے ہر شعبے میں جہاں بھی جس انداز سے بھی خرابیاں پائی جارہی ہیں اگر آپ سنجیدگی سے اس کے بارے میں غور کریں تو یہ بات آپ پر آشکار ہو جائے گی کہ اس کا بنیادی اور سب سے نمایاں سبب علم دین سے دوری ہے۔ علمِ دین کے فقدان اور درست راہنمائی سے محرومی کے باعث نہ صرف معاملات واخلاقیات میں بلکہ عقائد وعبادات تک میں طرح طرح کی برائیاں اور خرابیاں نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتی جارہی ہیں جن کے سدِّباب کے لئے محض علمِ دین حاصل کرلینا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے علم پر عمل کرنا اور اس کے ذریعے دوسروں کی اصلاح کرنا بھی ضروری ہے۔ پندرھویں صدی کی عظیم علمی ورُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مریدین، محبین اور متعلّقین کو اپنی اور دوسروں کی اصلاح میں مگن رہنے کا ذہن دیتے ہوئے اُنہیں یہ مَدَنی مقصد عطا کیا ہے: **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کی اہمیت کو پیشِ نظر رکھنا نہایت ضروری ہے اس کی تفصیلی معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 616 صفحات پر مشتمل کتاب "نیکی کی دعوت" کا مطالعہ نہایت مفید ہے آیئے اس کے چند اقتباسات ملاحظہ کیجئے:

کلمۂ طیبہ نفع دے گا جب تک...

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ) ہمیشہ اپنے کہنے والوں کو نفع پہنچاتا رہے گا اور ان سے عذاب کو دُور کرتا رہے گا جب تک اس کا حق ہلکا نہ جانیں۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کلمہ طیِّبہ کے حق کو ہلکا جاننا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: یَظْھَرُ الْعَمَلُ بِمَعَاصِی اللّٰہِ فَلَا یُنْکَرُ وَلَا یُغَیَّرُ یعنی (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے حق کو ہلکا جاننا یہ ہے کہ) اللہ تعالٰی کی نافرمانی والا کام ہوتا دیکھ کر نہ اُسے روکا جائے اور نہ ہی اُسے تبدیل کیا جائے۔[1]

اسلام کے 8 حصے

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اسلام کے آٹھ حصے

1...اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب، کتاب الحدود وغیرھا، الترغیب فی الامر بالمعروف...الخ، ۳/۱۸۳، حدیث: ۳۵۳۸

ہیں: (۱) اسلام (۲) نماز (۳) زکوٰۃ (۴) رمضان کا روزہ (۵) حج بَیتُ اللہ (۶) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (۷) نیکی کا حکم دینا اور (۸) بُرائی سے روکنا (پھر فرمایا) وہ شخص کامیاب نہیں جس کا کوئی حصّہ نہ ہو۔ [1]

دُنیا میں بھی سزا ملے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو قوم قدرت کے باوُجود گناہ کرنے والے کو اِس سے روکتی نہیں، اندیشہ ہے کہ وہ نہ روکنے والی قوم مرنے سے پہلے دنیا ہی میں عذاب میں گرفتار ہو جائے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا جَریر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولوں کے سالار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: اگر کسی قوم میں کوئی شخص گناہ کا مرتکب ہو اور قوم کے لوگ باوُجُودِ قدرت اسے گناہ سے نہ روکیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے مرنے سے پہلے اُن پر اپنا عذاب نازِل فرمائے گا۔ [2]

آخِرت میں بھی سزا ملے گی

اس حدیثِ پاک کے تحت "مراٰۃ المناجیح" میں ہے: جس قوم یا جماعت میں کچھ لوگ بُرائی کے مرتکب ہوں اور وہ قوم ان کو روکنے کی طاقت رکھنے کے باوُجود نہ روکیں تو وہ بھی عذابِ خداوندی کے مستحق ہوں گے اور یہ عذاب وہ لوگ

1... شُعَبُ الْاِیمان، باب فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ۶/۹۳، حدیث: ۷۵۸۵

2... ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب الامر والنھی، ۴/۱۶۴، حدیث: ۴۳۳۹

مرنے سے پہلے دنیا ہی میں دیکھ لیں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق محدِّث دِہلوی (عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی) فرماتے ہیں کہ بُرائی کو بدلنے میں کوتاہی کرنا دوسرے جَرائم کے مقابلے میں اس لحاظ سے مُنفَرِد (مُن۔فَ۔رِد) ہے کہ دوسرے گناہوں کی سزا آخِرت میں ملے گی جب کہ اِس کوتاہی کی سزا دنیا میں بھی ملے گی اور آخِرت کا عذاب اِس کے علاوہ ہو گا۔ (1)

عزّت والے ذلیل کر دیئے جاتے ہیں

مزید اسی کتاب کے صفحہ 595 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کسی قوم میں معزّزِین (یعنی عزّت والے لوگ) ایسی بُرائی کو نہ روکیں جسے روکنے پر وہ قدرت رکھتے ہوں تو اللہ تعالیٰ اُن کو ذَلیل کر دیتا ہے۔ (2)

کٹے ہوئے کانوں والا بہرا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو کوئی سُنے کہ فُلاں شَخص فِعلِ بد (یعنی گناہ) کا مرتکب ہوا اور پھر (باوُجودِ قدرت) وہ اُس گناہ کرنے والے کو نہ روکے تو قِیامت کے روز وہ کٹے ہوئے کانوں والا بَہرا ہو گا۔ (3)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... مرآۃ المناجیح، ٦/٥٠٧

2... تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین، الباب الرابع، ومنھا امرھم بالمعروف... الخ ص٢٣٦

3... تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین، الباب الرابع، ومنھا امرھم بالمعروف... الخ ص٢٣٦

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ موجودہ دور میں تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی اس نیک کام کو جس حُسن وخوبی سے ادا کر رہی ہے وہ کسی سے ڈھکا چُھپا نہیں اس مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے نہ صرف خود برائیوں سے بچ جاتے ہیں بلکہ علمِ دین حاصل کرکے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار ملاحظہ کیجئے۔

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے: بدقسمتی سے اچھا ماحول میسر نہ ہونے کی وجہ سے میں اپنی زندگی کے شب وروز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرنی میں بسر کر رہی تھی نمازیں قضا کرنا فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سُننا میری دائمی عادات میں شامل تھا اس کے علاوہ نت نئے فیشن اپنانا اور گلی محلے میں بے پردگی کے ساتھ فخریہ طور پر گھومنا نیز بات بات پر جھوٹ کا سہارا لینا میرے نزدیک مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ باعثِ شرمندگی نہ تھا، میری اصلاح کچھ یوں ہوئی کہ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک ایک اسلامی بہن نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے مجھے اجتماع میں شرکت کی توفیق بھی

نصیب ہو گئی اسلامی بہنوں نے میری اصلاح کے لئے وقتاً فوقتاً مجھ پر انفرادی کوشش کا سلسلہ جاری رکھا جس کی برکت سے مجھے فکرِ آخرت اور حصولِ علمِ دین کا جذبہ نصیب ہو گیا، میں اپنے تمام گناہوں سے تائب ہو کر نماز روزے کی پابند بن گئی اور تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نہ صرف قرآن و حدیث کورس مکمل کر چکی ہوں بلکہ اپنے پیر و مرشد، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے پیشِ نظر جامعۃُ المدینہ للبنات میں درسِ نظامی (عالمہ کورس) کرنے کی سعادت بھی حاصل کر رہی ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی رضا کے لئے علمِ دین حاصل کرنے اور اس کے ذریعے اپنی اور دوسروں کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مولف
1	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
2	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
3	تفسیر کبیر	امام محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
4	صحیح بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ، دار الکتب العلمیۃ
5	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ

6	سنن ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
7	سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
8	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
9	موطا امام مالک	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
10	مسند امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
11	مسند ابی یعلی	احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
12	المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
13	حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
14	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت
15	الترغیب والترہیب	امام عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
16	جمع الجوامع	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۱ھ۔
17	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ، دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
18	مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، مرکز الاولیاء لاہور
19	الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
20	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
21	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
22	کتاب المغازی	محمد بن عمر بن واقد الواقدی، متوفی ۲۰۷ھ مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت ۱۴۰۹ھ
23	اسد الغابہ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
24	قوت القلوب	شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی ۳۸۶ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۶ھ
25	عیون الحکایات	امام عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۴ھ
26	صفۃ الصفوۃ	امام عبد الرحمن بن علی ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ، دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۳ھ
27	کتاب التوابین	عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ مقدسی حنبلی، متوفی ۶۲۰ھ، دار الکتب العلمیہ ۱۴۰۷ھ
28	حلیہ طالب العلم	شیخ بکر بن عبد اللہ ابو زید بن محمد المکتبۃ الشاملہ
29	القول البدیع	شیخ امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی شافعی، متوفی ۹۰۲ھ، مؤسسۃ الریان، بیروت ۱۴۲۲ھ
30	تنبیہ المغترین	عبد الوہاب بن احمد بن علی بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
31	نیکی کی دعوت	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
علم وعلما کی شان	1	بحیثیت بیٹی عورت کا کردار	18
درود شریف کی فضیلت	1	بحیثیت بہن عورت کا کردار	20
دین دار عورت کی اہمیت	2	بلند مقام پر کیسے پہنچے؟	25
جامعۃ المدینہ کا آغاز	5	علما کی فضیلت	26
دستار بندی اور رِدا پوشی کیا ہے؟	7	علمِ اخلاص و آفاتِ نفس کی پہچان	30
دستار بندی کوئی نئی بات نہیں	7	حلال کے متعلق علم حاصل کرنا	30
دستار بندی ورِدا پوشی کے مقاصد	9	بقدرِ ضرورت حلال و حرام کے فرق کی پہچان	30
﴿1﴾ اظہارِ شرف	9	خرید و فروخت اور نکاح و طلاق کا علم	31
﴿2﴾ علمِ دین کی رغبت	10	وقت کا تقاضا!	34
﴿3﴾ حوصلہ افزائی	10	بیانِ حدیث کا جذبہ	34
امر بالمعروف میں خواتین کا کردار	11	دعائے سرکار کا حقدار	36
اولاد سے قربت	11	محدثین کی شان	37
ماں کی طرف قلبی لگاؤ	12	والد کی نصیحت	40
بحیثیتِ ماں عورت کا کردار	13	نصیحت پر عمل	41
بحیثیت زوجہ عورت کا کردار	15	نیکی و تقویٰ پر مدد	41

مرنے کے بعد فائدہ دینے والے اعمال	42	آخرت میں بھی سزا ملے گی	45
فقدانِ علم کا نقصان	42	عزت والے ذلیل کر دیئے جاتے ہیں	46
کَلِمۂ طَیِّبہ نَفع دے گا جب تک	44	کٹے ہوئے کانوں والا بَہرا	46
اسلام کے 8 حصے	44	مآخذ و مراجع	48
دُنیا میں بھی سزا ملے گی	45		

عُلما کا مرتبہ

امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ارشاد فرماتے ہیں کہ عالم دین دن بھر روزہ رکھنے والے اور رات بھر قیام کرنے والے مجاہد سے افضل ہے اور جب عالم مر جاتا ہے تو اسلام میں ایک ایسا رخنہ پڑ جاتا ہے جسے اس عالم کے جانشین کے علاوہ کوئی پُر نہیں کر سکتا۔

حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: علم کو لازم پکڑو، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قتل کئے جانے والے شہداء جب علمائے کرام کی عزت اور مرتبہ دیکھیں گے تو تمنا کریں گے کہ کاش! اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اس حال میں اٹھاتا کہ وہ عالم ہوتے اور بیشک کوئی شخص پیدائشی عالم نہیں ہوتا بلکہ علم تو سیکھنے سے آتا ہے۔

حضرتِ سیدنا ابو الاسود رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی شے علم سے افضل نہیں، بادشاہ لوگوں پر حکمران ہیں اور علماء بادشاہوں پر حکمران ہیں۔

(جنت میں لے جانے والے اعمال، ص37)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتِماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافِلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

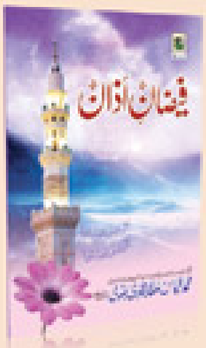

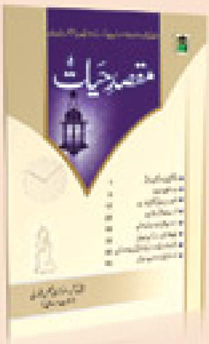

ISBN 978-969-631-049-5
0109753
MC 1286

MAKTABA TUL MADINAH

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net